



سوال

(154) خطبہ جمعہ کے دوران سامعین کا باتیں کرنا؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خطیب جب جمعہ کا خطبہ دے رہا ہو تو سامعین کو خاموش رہنا چاہئے۔ دوران خطبہ سامعین کا آپس میں گفتگو کرنا منع ہے۔ (دیکھیے بخاری، ج: 934) بعض لوگ کہتے ہیں کہ دوران خطبہ تحیۃ المسجد کی دو رکعت بھی ادا نہیں کرنی چاہئیں، کیا یہ قول قابل لحاظ ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

خطبہ جمعۃ المبارک کے دوران میں لوگوں کا آپس میں ہم کلام ہونا درست نہیں البتہ خطیب لوگوں سے اور لوگ خطیب سے ہم کلام ہونا چاہیں تو درست ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض لوگ دعا وغیرہ کے سلسلے میں گفتگو کر لیتے، جبکہ آپ برسر منبر خطبہ ارشاد فرما رہے ہوتے۔ (دیکھیے بخاری، ج: 932، 933)

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوران خطبہ میں لوگوں سے کلام کر لیتے تھے۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو جمعے کا خطبہ دے رہے تھے کہ ایک آدمی (سلیک) آیا، آپ نے اس سے پوچھا:

(اصلیت یا فلان؟)

”ارے! آپ نے (تحیۃ المسجد کی) نماز پڑھ لی ہے؟“

اس نے عرض کیا کہ نہیں، آپ نے فرمایا:

(قم فارح) (بخاری، الجمعۃ، اذاری الامام رجلا جاء وهو یخطب امرہ ان یصلی رکعتین، ج: 930)

”اٹھو اور نماز ادا کرو۔“

ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا:



(فصل رکتین) (ایضا، من جاء والامام یخطب صلی رکتین حقیقتین، ج: 931)

”دور رکت ادا کرو۔“

اس سے معلوم ہوا کہ ان رکتوں کی ادائیگی اس کلام میں شامل نہیں جس کی دوران خطبہ مانعت ہے۔ ابو سعید خدری جمعہ کے دن آئے جبکہ مروان خطبہ پڑھ رہا تھا۔ آپ (رضی اللہ عنہ) نماز پڑھنے لگے۔ آپ کو بٹھانے کے لیے چوکیدار آئے مگر آپ نے انکار کر دیا، یہاں تک کہ آپ نے نماز (تختیہ المسجد) پڑھی، جب آپ نماز جمعہ سے فارغ ہوئے تو ہم آپ کے پاس آئے، ہم نے عرض کی: اللہ آپ پر رحم کرے! یہ لوگ تو آپ پر حملہ کرنے والے تھے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے جو کام اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا ہے میں اسے کبھی چھوڑنے والا نہیں ہوں، پھر انہوں نے بتایا کہ ایک آدمی جمعہ کے دن پریشان شکل میں آیا، جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعے کا خطبہ دے رہے تھے، اس نے آپ کے حکم سے دور رکت پڑھیں جبکہ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے۔

(ترمذی، المحمّۃ، ما جاء فی الرکتین اذا جاء الرجل والامام یخطب، ج: 511)

ان سب روایات میں اس بات کی صراحت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حالت خطبہ میں تھے۔ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”فاذا جاء والامام یخطب فلیرک رکتین ویتموز فیہما رعایہ للسنة الراتبیة وادب الخطبۃ جمیعاً بقدر الامکان ولا تغتر فی ہذہ المسئلة بما یلیج بہ اهل بلد فان الحدیث صحیح واجب اتباعہ“

”جب کوئی اس حالت میں آئے کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو دور رکت ادا کرے مگر جہاں تک ہو سکے ان رکتوں کو مختصر ادا کرے تاکہ سنت راتبیہ اور ادب خطبہ ہر دو کا لحاظ رکھا جاسکے۔ اپنے شہر کے لوگوں کو شور (یعنی ان رکعات سے روکنے) کی وجہ سے اس مسئلہ میں دھوکا نہ کھانا، کیونکہ یہ حدیث صحیح ہے جس کی اتباع کرنا واجب ہے۔“ (حجۃ اللہ الباقیہ 101/2)

هذا عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ افکار اسلامی

نماز جمعہ، صفحہ: 392

محدث فتویٰ